السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں یہ کہ مسمی نورصمند ولد نواب قوم بھٹی گوٹھ حاجی شاہ ارائیں تحصیل مورا ضلع نواب شاہ کا رہائشی ہوں یہ کہ مجھے شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض ہے۔

یہ کہ میری حقیقی دختر مسمات معراج بی بی کو اس کے خاوند مسمی محمد علی ولد انور قوم بھٹی موضع گوٹھ حاجی شاہ محمد آرائیں تحصیل مورا ضلع نواب شاہ سے عرصہ قریب ایک سال ہوئے کردیا تھا جب کہ مسمات معراج بی بی اپنے خاوند مذکور کے ہاں 3 ماہ رہ کر حق زوجیت ادا کرتی رہی دوران آبادگی فریقین میں ناچاکی پیدا ہوگئی کیونکہ مذکورہ آوارہ رہتا تھا اور ہر طرح کا نشہ وغیرہ کرتا تھا اس کے علاوہ معراج بی بی کو اکثر ذدکوب کرتا اور مارتا پٹتا۔ مذکورہ اپنے خاوند کے ہاں نہایت تنگدستی کے ساتھ دن گزارتی رہی بلا آخر مذکورہ محمد علی نے ربرو گوہان ذیل کے مسمات معراج بی بی کو زبانیں تین بار کہہ کر اور اپنے نفس پر حرام کہہ کر اپنے گھر سے ہمیشہ کے لیے نکال دیا ہوا ہے جس کو عرصہ قریب 9 ماہ ہوچکا ہے اور تا حال رجوع نہیں کیا حالانکہ مصالحت کی کوشش کی گئی ہے مگر صلح نہیں ہوسکی۔ اب علماء دین سے سوال ہے کہ وجوہات مذکورہ بالا میں شرعا خاوند کی طرف سے طلاق ہوچکی ہے یا کہ نہیں۔ ہمیں شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں کذب بیانی کا سائل خود ذمہ دار ہے۔

(سائل نورصمند والد مسمات معراج بی بی)

تصدیق:

ہم اس سوال کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی وقت بھی غلط ثابت ہوگا تو ہم تصدیق کنندگان اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ ہمیں شرعی فتوی دیا جانا مناسب ہے۔

1۔ مولوی نور محمد ولد سلیمان قوم بھٹی موضع جان گوٹھ۔

2۔ غلام قادر ولد سلیمان قوم بھٹی ٹھٹھ مقدر کا تحصیل وضلع اوکاڑہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال وبشرط صحت واقعہ واضح ہو کہ جس طرح تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ بعینہ زبانی طلاق بھی شرعا واقع ہوجاتی ہے۔ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ شروع اسلام سے نکاح طلاق سب زبانی کلانی منعقد ہوتے چلے آئے ہیں کہ اہل عرب بالعموم لکھنے پڑھنے میں کورے تھے۔ حضرت بن عمر کی درج ذیل حدیث اس حقیقت کی نشاندہی کرہی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما، ' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: (انا امة امیة، لا نکتب ولا نحسب باب قول النبی لا نکتب ولا نحسب۔ (صحیح البخاری ج 1 ص 252)

کہ ہم ناخواندہ لوگ ہیں ہم کتابت اور گنتی کے ماہر نہیں ہیں۔ اس لیے شروع سے زبانی نکاح وطلاق کا عمل متوارت چلا آرہا ہے اب ان دونوں قسم کی طلاق کے وقوع کی دلیل ملاحظہ فرمائیے: ب

عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إن اللہ تجاوز عن أمتی ما حدثت بہ أنفسہا ما لم تعمل أو تتکلم قال قتادة إذا طلق فی نفسہ فلیس بشیء (صحیح البخاری ج 2 ص 794 باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والسکران الخ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے میری امت سے اس کے دل کے خیالات کا محاسبہ معاف کرکھا ہے۔ جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے بول کر بیان نہ کرے۔ اس حدیث سے دو مسئلے قابت ہوتے ہیں۔

1۔ کہ تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے گو زبانی سے طلاق کا لفظ ادا نہ کرے جیسا کہ حدیث کے الفاظ (مالم تعمل) اس حقیقت پر دلالت کررہے ہیں۔ حافظ ابن حجر اس حدیث پر لکھتے ہیں۔

واستدل بہ علی أن من کتب الطلاق طلقت امرأتہ؛ لأنہ عزم بقلبہ وعمل بکتابتہ وھو قول الجمھور۔ (فتح الباری ج 9 ص 345)

کہ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو تحریر طور پر طلاق دے دے گا تو اس کو طلاق ہوجائے گی کیونکہ اس نے پنے دل سے ارادہ کیا اور ساتھ ہی لکھنے کا عمل کیا۔ جمہور علماء اسلام کا یہی مذہب ہے کہ طلاق واقع ہوگئی۔

2۔ اس حدیث سے دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہو کہ تحریری طلاق کی طرح زبانی طلاق واقع ہوجاتی ہے جیسا کہ اس حدیث کا اخری جملہ (او تتکلم) اس حقیقت پر دلالت کرہا ہے۔ چنانچہ امام ترمذی رقمطراز ہیں:

قَالَ أَبُو عِيسَى: ہٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى ہٰذَا عِنْدَ أَہْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَہُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِہِ. (جامع الترمذی مع تحفة الاحوذی ج 2 ص 415)

کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب تک طلاق دہندہ اپنی زبان کا لفظ ادانہ کرے گا طلاق واقع نہ ہوگی

4۔ امام شوکانی لکھتے ہیں۔ اور حدیث ابی ھریرہ

للإستدلال بہ علی أن من طلق زوجتہ بقلبہ ولم یلفظ بلسانہ لم یکن لذلک حکم الطلاق ;لأن خطرات القلب معفورۃ للعباد۔ (نیل الاوطار ج6ص 6)

معلوم ہواکہ زبانی طلاق واقع ہوجاتی ہے جیساکہ امام شوکانی نے آخر میں اما ترمذی کے حوالے تحریر فرمایا ہے۔

5۔ امام ابن رشد قرطبی وضاحت فرماتے ہیں :

أجمع المسلمون علی أن الطلاق یقع إذا کان بنیۃ صریح ۔فمن اشترط فیہ النیۃ واللفظ الصریح فإتباعا لظاھر الشرع ۔(بدایۃ المجتہد ج2ص 55)

کہ ج طلاق کی نیت سے لف طلاق استعمال کیا جائے گا تو بلاشبہ طلاق واقع ہوجائے گی۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

6۔ شیخ الاسلام سید نذیر حسین محدث دہلوی بھی زبانی طلاق کے وقوع کے قائل ہیں۔ ملاحظہ فتاویٰ نذیریہ ج3 ص 73۔

7 ۔ مفتی محمد شفیع آکراچی کت بھی یہی فتویٰ ہے کہ زبانی طلاق ہوجاتی ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج2ص 633۔

فیصلہ مذکورہ احادیث صیحہ جمہور علماء اسلام کی تصریحات کی روشنی میں شحت واقعہ مسمات معراج بی بی دختر نور صمند بھٹی ساکن گوٹھ حاجی شاہ محمد ضلع نواب شاہ کو رجعی طلاق واقع ہوچکی ہے۔ اور سوال نامہ خط کشیدہ تصریح کے مطابق طلاق کو تقریبا 9 ماہ ہوچکے ہیں۔ اگر یہ سچ اور صیح ہے تو پھر مسمات معراج بی بی کا نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ کے عرصے میں طلاق کی مدت پوری ہوچکی ہے اور رجعی طلاقوں میں عدت گزر جانے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ لہذا بشرط صحت نکاح ٹوٹ چاکا ہے۔ مفتی کسی قانون سقم کا ہر گز ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اور عدالت مجازکی توثیق انتہائی ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص842

محدث فتویٰ